درس دوم

نعت

دوسرا سبق

شاعر: شیخ سعدی شیرازیؒ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خلافِ پیغمبر	پیغمبر کے برعکس	شب زندہ دار	راتوں کو جاگنے والا
کسی	کسی نے	شاہ	بادشاہ
راہ گزید	راستہ چنا	بنی فاطمہؓ	حضرت فاطمہؓ کی اولاد
ہرگز	کبھی بھی	برقولِ ایمان	ایمان کے قول پر
بہ منزل	منزل پر	کنی خاتمہ	تو خاتمہ کرے
نخواھد رسید	نہیں پہنچے گا	دعوتم	میری دعا
کلیمی	وہ کلیم	ردکنی	تو رد کردے
چرخ فلک	آسمان	ور (واگر)	اور اگر
طور	پہاڑ کا نام ہے	من	میں
اوست (او است)	اس کا ہے	دست	ہاتھ
ھمہ	سب	دامان آلِ رسول	آل رسول کا دامن
پرتو	سایہ، عکس	ندانم	میں نہیں جانتا
درود ملک	فرشتوں کا درود	کدامین	کون سا
بر	پر	سخن	بات، گفتگو
روانِ تو باد	تمہاری روح پر ہو	گویمت	میں تجھے کہوں
پیروان	پیروی کرنے والے	چہ	کیا
نخستین	پہلا	وصف کند	وصف کرے
پنجہ بر پیچ	پنجہ مروڑنے والا	سعدی ناتمام	ناچیز سعدی
دیو مرید	سرکش شیطان	علیک الصلوۃ	آپ پر رحمت ہو
خردمند	عقلمند	ای نبی السلام	اے نبی السلام

☆ ☆ ☆

(اشعار کا ترجمہ اور تشریح)

ا۔ خلافِ پیغمبر کسی رہ گزید — کہ ہرگز بہ منزل نخواھد رسید

ترجمہ:

جس کسی نے پیغمبر ﷺ (حضرت محمدؐ) کے خلاف (کوئی) راستہ اختیار کیا تو وہ کبھی بھی منزل تک نہیں پہنچے گا۔

تشریح:

شیخ سعدی شیرازیؒ نے فرمایا ہے کہ اپنی منزل تک پہنچنے کیلئے ہر کسی کو راستے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر راستہ صحیح ہو تو انسان بغیر کسی

تکلیف کے جلد منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ان کی نظر میں پیغمبرؐ کا راستہ درست ہے جو ہمیں کامیاب انسان بناتا ہے۔اگر کوئی شخص پیغمبرؐ کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر اس کے خلاف چلے تو وہ کبھی اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکتا بلکہ اس دنیا میں بھی نقصان اٹھائے گا اور اُس حقیقی دنیا میں بھی خسارے میں رہے گا۔

۲۔ کلیمی کہ چرخِ فلک طورِاوست   ہمہ نُورہا پرتوِ نورِ اوست

ترجمہ:

وہ ایسا کلیم ہے کہ آسمان اس کا (کوہِ) طور ہے۔سب نور اس کے نور کا عکس ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شیخ سعدیؒ نے تلمیح بہت خوبصورت انداز میں پیش کی ہے۔حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر جا کر خداوند تعالیٰ سے ہم کلام ہوا کرتے تھے۔اسی پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو اپنے جلوے کی ایک جھلک بھی دکھائی۔شیخ سعدیؒ نے اس شعر میں حضرت محمد ﷺ کو ایسا کلیم کہا ہے جس کا کوہِ طور آسمان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو معراج کی رات آسمانوں پر بلایا۔اس تلمیح کی مدد سے حضور پاک ﷺ کی شان اور ان کا بلند مقام بیان کیا گیا ہے۔دوسرے مصرع میں سعدیؒ فرماتے ہیں کہ تمام نور آپ ﷺ کے نور کا عکس ہیں یعنی آپ ﷺ کو مرکزی حیثیت اور مقام حاصل ہے۔آپ ﷺ کی ذات تمام نوروں کا سرچشمہ ہے۔

۳۔ درودِ ملک بر روانِ تو باد   براصحاب و بر پیروانِ تو باد

ترجمہ:

فرشتوں کا درود آپ ﷺ کی روح پاک پر ہو۔آپ ﷺ کے صحابہ اور آپ کی امت پر ہو۔

تشریح:

یہ شعر دعائیہ ہے اس میں شیخ سعدی شیرازیؒ دعا کرتے ہیں کہ فرشتے حضورؐ کی روح پاک، ان کے صحابہ اور پیروکاروں پر درود ہو۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔" حضور ﷺ کی ذات پر درود بھیجنا مستحسن عمل ہے۔حضور ﷺ کی ذات پر درود بھیجنے والوں پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۴۔ نخستین ابوبکرؓ، پیرِ مُرید   عمرؓ، پنجہ بر پیچ دیوِ مَرید

ترجمہ:

سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ ہیں جو ارادتمندوں کے پیر ہیں۔حضرت عمرؓ سرکش شیطان کا پنجہ مروڑنے والے ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان بیان کی گئی ہے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں۔وہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں۔وہ حضور ﷺ کے وفادار اور جانثار ساتھی تھے۔انہوں نے اسلام کیلئے اپنی زندگی وقف کر دی۔اسی طرح حضرت عمرؓ بھی بہت افضل مقام رکھتے ہیں۔حضور پاکؐ نے حضرت عمرؓ کیلئے دعا کی تھی کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ان کے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں نے اعلانیہ نماز پڑھنا شروع کی۔حضرت عمرؓ عدل اور انصاف کیلئے بہت مشہور تھے۔حضور پاک ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا۔

۵۔ خردمند عثمانؓ، شب زندہ دار   چہارم علیؓ، شاہِ دُلدُل سوار

ترجمہ:

حضرت عثمانؓ عقلمند اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والے ہیں۔چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ حضرت محمدؐ کے خچر (دُلدُل) کے شاہ سوار ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ حضرت عثمانؓ اپنی عقل اور دانائی کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ وہ راتوں کو جاگ کر عبادت کیا کرتے تھے اور حضور پاکؐ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ اسی طرح چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ ان کو اسی دلیری اور بہادری کی وجہ سے شیرِ خدا کا لقب دیا گیا۔ وہ حضرت محمدؐ کے چچازاد بھائی اور داماد بھی تھے۔ دلدل حضورؐ کی سواری کا نام تھا جس پر حضرت علیؓ بھی سوار ہوا کرتے تھے۔

۶۔ خدایا! بحقِ بنی فاطمہؓ — کہ بر قولِ ایمان کنی خاتمہ

ترجمہ:

اے خدا! حضرت فاطمہؓ کی اولاد کے صدقے (میرا) خاتمہ ایمان پر کرنا۔

تشریح:

یہ ایک دعائیہ شعر ہے جس میں شیخ سعدی شیرازیؒ خداوند تعالیٰ کو مخاطب کر کے دعا کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد کے صدقے میرا خاتمہ ایمان پر کرنا۔ حضرت فاطمہؓ حضور پاکؐ کی پیاری بیٹی ہیں۔ حضورﷺ کو اپنے نواسوں سے بے حد پیار تھا۔ اس لئے شیخ سعدیؒ خدا تعالیٰ کو ان کا واسطہ دے رہے ہیں۔ حدیثِ مبارک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کسی کے دل میں رتی بھر بھی ایمان ہوگا تو اس کو دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان اس بات کی آرزو رکھتا ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو اور وہ جہنم کی آگ سے بچ جائے۔

۷۔ اگر دعوتم رد کنی، ور، قبول — من و دست و دامان آلِ رسول

ترجمہ:

تو چاہے میری دعا رد کر دے اور چاہے قبول کر لے۔ میں آلِ رسول کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑوں گا۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے اے میرے خدا تمہاری مرضی ہے چاہے میری دعا قبول کر لو یا ٹھکرا دو لیکن میں آلِ رسول کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑوں گا۔ شاعر آلِ رسول کے دامن سے لپٹ جانے کو ہی اپنے لئے سعادت مندی سمجھتا ہے کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ آلِ رسول سے وابستہ لوگوں کو نا امید نہیں کریں گے۔

۸۔ ندانم کدامین سخن گویمت — کہ والا تری ز آنچہ من گویمت

ترجمہ:

میں نہیں جانتا کہ میں آپؐ کے بارے میں کیا کہوں کیونکہ میں آپؐ کے بارے میں جو کچھ کہوں آپ کا رتبہ اس سے بھی اونچا ہے۔

تشریح:

سعدی شیرازیؒ اس شعر میں حضرت محمدؐ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میں آپﷺ کی شان میں کیا کہوں کیونکہ میں جو کچھ بھی آپﷺ کی تعریف میں کہوں آپؐ کا مقام اس سے بالاتر ہے۔ آپﷺ کا مقام میری ثناء گوئی سے بلند تر ہے۔ یہ بھی ایک طرح سے حضورؐ کے مقام کی تحلیل کا ایک انداز ہے۔

۹۔ چہ وصفت کند سعدی ناتمام — علیک الصلوۃ ای نبی السلام

ترجمہ:

حقیر سعدی تیرا کیا وصف بیان کرے۔ اے نبی آپ پر درود و سلام۔

تشریح:

نعت کے آخری شعر میں سعدیؒ اپنے آپ کو حقیر جانتے ہوئے حضور پاک ﷺ سے کہتا ہے کہ میں آپ کی کیا تعریف بیان کروں یعنی بڑے بڑے شاعر آپ ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ میں ناچیز آپ ﷺ کی ثناء کیسے بیان کرسکتا ہوں۔ اے نبی آپؐ پر درود و سلام۔

☆ ☆ ☆

تمرین کا حل

(۱)

سوال۱: شاعر کے نزدیک خلاف سنت عمل کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک خلاف سنت عمل کرنے والے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ کبھی اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔

سوال۲: دوسرے شعر میں کون سی تلمیح ہے؟

جواب: تلمیح سے مراد اشعار میں ایسی اصطلاحات اور تراکیب کا استعمال ہے جنہیں پڑھ کر کوئی تاریخی واقعہ یا شخصیت یاد آجائے۔ دوسرے شعر میں اصطلاح کلیم اور طور کو تلمیح کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جنہیں پڑھ کر ہمارے ذہن میں حضرت موسیٰ کا خیال آتا ہے جو طور کے پہاڑ پر اللہ تعالی سے ہم کلام ہوا کرتے تھے۔

سوال۳: خلفاے راشدین کی کیا کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: اس نعت میں حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ ہیں جو مریدوں کے پیر ہیں۔ حضرت عمرؓ بہت بہادر تھے انہوں نے سرکش شیطانوں سے جنگ لڑی اور ان کا پنجہ مروڑا۔ حضرت عثمانؓ عقل مند تھے اور راتوں کو جاگ کر اللہ کے حضور عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہیں۔ وہ حضور ﷺ کی سواری "دلدل" کے شاہ سوار تھے۔

سوال۴: "بنی فاطمہ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: بنی فاطمہؓ سے مراد حضرت فاطمہؓ کی اولاد یعنی حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ ہیں۔

سوال۵: شاعر نے اپنے آپ کو ناتمام کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر سعدی شیرازیؒ کا خیال ہے کہ وہ ابھی اس مقام پر نہیں پہنچ سکے کہ حضور کی ثناء کو اپنی شاعری میں اچھی طرح پیش کرسکیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو ناتمام یعنی نامکمل کہا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو نامکمل کہہ کر عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کیا ہے۔

☆ ☆ ☆

(۲)

سوال۱: مندرجہ ذیل الفاظ کے آخری حروف کیا ہیں؟

قدرت، وصفت، گویمت، دعوتم

جواب:

الفاظ	آخری حروف (ضمایر)	
قدرت	ت	ت "تو" کی علامت ہے جس کے معنی ہیں تیری یا تیرا۔
وصفت	ت	ت "تو" کی علامت ہے جس کے معنی ہیں تیری یا تیرا۔
گویمت	ت	ت "تو" کی علامت ہے جس کے معنی ہیں تیری یا تیرا۔

دعوتم م م "من" کی علامت ہے جس کے معنی ہیں میری۔

سوال ۲: نخواھد رسید کون سا فعل ہے؟ پوری گردان لکھیے۔

جواب: نخواھد رسید (وہ نہیں پہنچے گا) فعل مستقبل ہے۔

گردان:

واحد متکلم	نخواھم رسید۔	میں نہیں پہنچوں گا۔
جمع متکلم	نخواھیم رسید۔	ہم نہیں پہنچیں گے۔
واحد حاضر	نخواھی رسید۔	تو نہیں پہنچے گا۔
جمع حاضر	نخواھید رسید۔	آپ نہیں پہنچیں گے۔
واحد غائب	نخواھد رسید۔	وہ نہیں پہنچے گا۔
جمع غائب	نخواھند رسید۔	وہ نہیں پہنچیں گے۔

سوال ۳: واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

پیمبر نورھا ملک اصحاب پیروان دیو سخن

جواب:

پیمبران نور ملائکہ صحابہ پیرو دیوان سخنان

معروضی سوالات

1: کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☆ ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جواب دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک جواب درست ہے۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

1- ☆ دُلدُل پر سوار تھے:
(الف) حضرت ابوبکرؓ (ب) حضرت عثمانؓ (ج) حضرت عمرؓ (د) حضرت علیؓ ✓

2- ☆ بنی فاطمہؓ کا معنی ہے:
(الف) نبی کی بیٹی فاطمہؓ (ب) فاطمہؓ کا بھائی (ج) فاطمہؓ کی اولاد ✓ (د) فاطمہؓ کی بہن

3- ☆ "نعت" کا شاعر ہے:
(الف) حافظ شیرازیؒ (ب) سعدی شیرازیؒ ✓ (ج) علامہ محمد اقبالؒ (د) مرزا غالبؒ

4- ☆ کس خلیفہ کو "شب زندہ دار" کہا جاتا ہے؟
(الف) حضرت عثمانؓ ✓ (ب) حضرت علیؓ (ج) حضرت عمرؓ (د) حضرت ابوبکرؓ

5- ☆ "سعدی ناتمام" کا کیا معنی ہے؟
(الف) سعدیؒ کی حمد (ب) سعدیؒ کی شاعری (ج) سعدیؒ کی نامکمل شاعری (د) نامکمل سعدیؒ ✓

☆☆☆☆☆